کتاب نما

ہماری تعلیم اور ہماری جامعات، ڈاکٹر معین الدین عقیل۔ ناشر: ادارہ تعلیمی تحقیق، تنظیم اساتذہ۔ ملنے کا پتا: اسلامک پبلی کیشنز، منصورہ، لاہور۔ فون: ۰۴۲-۳۵۲۵۲۴۷۶۷۳ ۔ صفحات: ۲۷۲، قیمت: ۶۰۰ روپے

ہر آنے والا دن تعلیم و تحقیق کی دوڑ میں بہتر سے بہترین کا تقاضا کرتا ہے، لیکن پاکستان میں آنے والا ہر دن تعلیم کی تباہی کا نوحہ سناتا دکھائی دیتا ہے۔ کسی ملک میں تعلیم و تحقیق کا مرکز و منبع اس کی یونی ورسٹیاں ہوتی ہیں، جہاں تحقیق و جستجو میں مگن ماہرین اور نوجوان محققین کارہائے نمایاں انجام دیتے ہیں۔ بدقسمتی سے پاکستان کی یونی ورسٹیاں اس باب میں ماتم کے مقبرں کی تصویر پیش کرتی ہیں، خصوصاً ۲۰۰۰ء کے بعد نجی شعبے میں یونی ورسٹیوں کا جو سیلاب آیا ہے، اس نے تو علم و تحقیق کی روایات کو روند کر رکھ دیا ہے۔

ڈاکٹر معین الدین عقیل پاکستان کے ایک نام وَر محقق ہیں۔ تعلیم کے موضوع پر ان کی فکرمندی میں رچی دردمندی نے اس کتاب کی صورت گری کی ہے۔ مختلف اوقات میں انھوں نے تعلیمی زبوں حالی، یونی ورسٹیوں کے تدریسی ماحول کی پامالی اور تحقیقی ذوق کی روزافزوں بربادی پر قوم کو بار بار متوجہ کیا۔ یہ مضامین اس کتاب میں یک جا ملیں گے۔

یہ کتاب یونی ورسٹی اساتذہ اور تعلیمی انتظامیات سے وابستہ اہل حل و عقد کے لیے ایک تازیانہ ہے، جسے ان کے دل و دماغ پر برسنا بھی چاہیے اور ان کی آنکھیں کھلنی بھی چاہییں۔ کتاب جتنی قیمتی ہے، اس کی اشاعت اتنی ہی بے توجہی سے کی گئی ہے۔ (س م خ)

سقوطِ ڈھاکہ کی حقیقت، سیّد ابوالحسن۔ ناشر: اسلامک پبلی کیشنز، منصورہ، لاہور۔ فون: ۰۴۲-۳۵۲۵۲۵۰۱۔ صفحات: ۲۰۸۔ قیمت: ۳۰۰ روپے۔

مشرقی پاکستان کا المیہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ باریک بینی اور کھلی آنکھوں کے ساتھ اس المیے کی تہ تک پہنچا جائے اور پھر اپنے موجودہ حالات کا جائزہ لے کر، مستقبل کو محفوظ اور شان دار بنانے کی کوشش کی جائے۔

زیرنظر کتاب، مشرقی پاکستان سے ہجرت کرکے مغربی پاکستان آنے والے ایک بنگلہ نژاد شہری کی تحریر ہے، جنھوں نے سقوطِ مشرقی پاکستان کے ان اسباب کی نشان دہی کی ہے کہ جو پاکستان کو دولخت کرنے کا سبب بنے۔ ان کا خیال ہے کہ 'مجیب صرف پاکستان کا اقتدار حاصل کرنا چاہتا تھا' (ص ۲۰۵)، یعنی 'توڑنا نہیں چاہتا تھا' اور اس مفروضے کی تائید کے لیے وہ آخری زمانۂ جیل میں مجیب کی اس گفتگو کو بنیاد بناتے ہیں، جس کے راوی میانوالی سنٹرل جیل کے جیلر تھے۔ لیکن قرائن وشواہد اس دعوے کی تائید نہیں کرتے ، کیونکہ مجیب کی بیٹی حسینہ واجد اور رفقا اس بات کا برملا اعتراف کرتے ہیں کہ ہم مجیب کی سربراہی میں ۱۹۶۳ء سے پاکستان سے علیحدگی کی سازشوں میں مصروف تھے۔ اس لیے، مجیب کا جیل میں مذکورہ بیان، ان کے تخریبی عزائم سے کوئی نسبت نہیں رکھتا۔ (س م خ)

مدیر کے نام

محمد اکرم حمیدی، اسلام آباد/ نعیم الاسلام، کراچی

دسمبر کے شمارے میں محترم مدیر ترجمان کے 'اشارات' نے مسئلہ کشمیر پر پاکستان کے موقف کو درپیش خطرات کو بڑے مدلل انداز سے بیان کیا اور قوم کو متنبہ کیا ہے کہ اہلِ حل وعقد ہوش کے ناخن لیں۔ اسی طرح علامہ محمد اسد کی یادداشت نے مسئلہ کشمیر کی بنیاد کا ایک پوشیدہ گوشہ واضح کیا ہے۔ ڈاکٹر عصمت اللہ نے قرآنی دعوت کے عظیم واقعے کی نہایت مؤثر ترجمانی کی ہے اور اس کے سدابہار دعوتی پہلو کو اُجاگر کیا ہے۔

احمد حسین جوہر، ملتان

ایک عزیز کے دفتر سے دسمبر کا ترجمان القرآن دیکھنے کا موقع ملا۔ تمام مضامین دل چسپ معلومات سے بھرپور اور انفرادیت کے حامل ہیں۔ ایچ عبدالرقیب صاحب نے دعوتِ دین کے کام میں منصوبہ بندی کی روایت بیان کر کے، اسلام کے ذوق اور ڈسپلن کا شان دار خاکہ پیش کیا ہے۔ اور یہ بتایا ہے کہ ایک مسلمان کی زندگی میں دُوراندیشی کو کیا مقام حاصل ہے۔

ساجدہ خلیل، ایبٹ آباد

افتخار گیلانی نے آذر بائیجان کے مسئلے کی تفہیم کر کے معلومات میں اضافہ کیا۔ تنویر آفاقی نے فرانسیسی مسیحی عصبیت کا عجیب رُوپ پیش کیا ہے، جس پر وہ شکریے کے مستحق ہیں۔ مجتبیٰ فاروق نے مرحومہ زینب الغزالی کی تفسیر کا تعارف پیش کر کے، کتاب کے مطالعے کی طلب تیز تر کر دی ہے۔ دیگر تمام مضامین بھی فکرانگیز ہیں۔